Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱ء

یوم سہ شنبہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ ۸ نبوت ۱۳۳۴ ہش ۸ نومبر ۱۹۵۵ء نمبر ۲۶۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— از محترم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ

کل مورخہ ۵/۱۱/۵۵ بوقت ۱۲½ بجے حضور لاہور پہنچے۔ کل سے لیکر آج ۵ بجے شام تک لاہور کے سات بڑے بڑے ڈاکٹروں نے حضور کا معائنہ کیا ان میں Eye Specialists بھی شامل ہیں۔ ہر معائنہ کے بعد ڈاکٹر صاحبان نے حضور کی صحت کے متعلق تسلی کا اظہار فرمایا الحمد للہ۔ کل بھی اور ڈاکٹر صاحبان حضور کا معائنہ کرینگے۔ احباب اپنے آقا کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں

جیسا کہ حضور نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا۔ کہ حضور کی صحت کا انحصار دواؤں پر نہیں۔ بلکہ محبت اور درد سے کی ہوئی دعاؤں پر ہے۔

خاکسار: غلام محمد اختر ناظر اعلیٰ ربوہ

۶/۱۱/۵۵ از لاہور

ورسک منصوبہ ۱۹۵۸ء تک مکمل ہو جائے گا

اس منصوبے سے ۲ لاکھ ۴۰ ہزار کلو واٹ بجلی پیدا کی جائیگی۔ نیز ایک لاکھ ایکڑ زمین پر آبپاشی ہو سکے گی —

پشاور، ۷ نومبر۔ پشاور سے ۲۰ میل کے فاصلے پر آجکل پن بجلی کے ایک وسیع منصوبے کو جو "ورسک منصوبہ" کے نام سے مشہور ہے۔ بڑی تیزی سے عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے جہاں انجینئرز ایک سرنگ کی تعمیر میں مصروف ہیں۔ جو اگلے سال کے وسط تک مکمل ہو جائے گی۔ اور اس منصوبے کے تحت دریائے کابل کے پانی کو روک کر بجلی پیدا کی جائے گی۔ علاوہ ازیں اس سے ایک لاکھ ایکڑ اراضی پر آبپاشی ہو سکے گی۔ منصوبے کے مکمل ہونے پر وہاں تیس تیس ہزار کلوواٹ کے آٹھ جنریٹر لگائے جائیں گے۔ جن سے دو لاکھ کلوواٹ بجلی پیدا ہوگی۔ کینیڈا اس منصوبے کی تکمیل کے لئے کولمبو پلان کے تحت کروڑوں روپے کی مشینیں دے چکا ہے۔ اس نے اس بارے میں زرمبادلہ کی سہولتیں فراہم کرنے کی بھی ذمہ داری لی ہے۔ اس منصوبے کی وجہ سے ورسک کے مقام پر ایک نیا قصبہ آباد ہوتا جا رہا ہے۔ اب تک وہاں ۴ ہزار کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ کینیڈا کے وزیر خارجہ مسٹر پیرسن آج لاہور سے پشاور جا رہے ہیں۔ جہاں وہ ورسک منصوبے کا معائنہ کریں گے۔ یہ منصوبہ ۵۸ء تک مکمل ہو جائے گا۔

یورپ میں نئے مشن کے قیام کے لئے جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے ۲½ ہزار روپے کی پیشکش

— از مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ

آج سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بعد دوپہر لاہور وارد ہوئے۔ حضور کے رتن باغ پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد ہی حضور نے برادرم مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کو شرف باریابی بخشا۔ برادرم مذکور نے حضور کی خدمت میں ۲½ ہزار روپیہ نقد پیش کیا۔ یہ وہ رقم ہے۔ جو حضرت اقدس کے حالیہ خطبہ میں یورپ میں تبلیغ اسلام کے لئے نیا مشن کھولنے کے متعلق تحریک کے ماتحت دی گئی ہے۔ یہ خطبہ کل ہی یہاں پہونچا تھا۔ برادرم مکرم نے خطبہ جمعہ میں اس چندہ کی تحریک احباب جماعت کو کی۔ اور بعد از نماز جمعہ بعض ایسے احباب کو بھی تحریک کی۔ جو اسلام کی تبلیغ کا درد رکھتے ہیں۔ حضرت اقدس نے سات ہزار روپیہ کی رقم ایسی جماعتوں کے ذمہ لگائی تھی۔ جو مکرم مرزا عبدالحق صاحب کی امارت کے حلقہ میں آتی ہیں۔ مکرم مرزا صاحب نے اس سات ہزار روپیہ کی رقم میں سے مبلغ ۲۵۰۰ روپیہ جماعت لاہور کے ذمہ لگایا۔ اور باوجودیکہ شہر لاہور اور ضلع کی جماعتیں سیلاب کی وجہ سے بے حد متاثر ہیں۔ احباب جماعت لاہور نے اور بعض اسلام کا درد رکھنے والے دیگر احباب نے یہ رقم ایک دن میں پوری کر دی۔ اور یہ رقم نقد آج برادرم مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور نے حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دی۔

اور حضور کی خدمت میں جماعت ہائے احمدیہ ضلع لاہور خدام الاحمدیہ لاہور اور ان اسلام کا درد رکھنے والے احباب کے لئے دعا کی تحریک کی۔ جنہوں نے باوجود سیلاب سے متاثر ہونے کے حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنا حصہ پورا کر دیا۔ اس رقم میں مجلس خدام الاحمدیہ نے مبلغ ۲۰۰ روپیہ دیا ہے۔ جو انہوں نے اپنے طور پر وعدہ کیا تھا۔ مبلغ ۵۵۰ روپے ایسے احباب کی طرف سے ہیں۔ جو جماعت میں شامل نہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے مداح ہیں۔ جماعت لاہور کی فوری توجہ کا شکریہ ادا کرنے کے بعد باقی جماعتوں کو بھی توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ بھی اپنے اپنے حصہ کی رقم بہت جلد فراہم کر کے بھجوا دیں۔ تا کہ حضور کی خدمت میں یہ رقوم پیش کی جائیں۔ اور حضور وہ مشن کھول سکیں۔ حضرت اقدس کی خواہش ہے کہ بہت جلد سارے یورپ میں تبلیغ اسلام کی جائے اور اس کو پورا کرنا جماعت کے ہر فرد کا فرض منصبی ہے۔

روس کی پالیسی میں تبدیلی نمائشی نہیں

ماسکو، ۷ نومبر۔ روس کے نائب وزیر اعظم لازر کاگانووچ نے کہا ہے کہ روس کی بین الاقوامی پالیسی میں تبدیلی محض نمائشی نہیں بلکہ روسی حکومت کی طرف سے بین الاقوامی تعلقات بہتر بنانے کے لئے ایک مہم کا آغاز ہے۔

امریکہ کو مشرقی قوموں کے ساتھ ناپسندیدہ رویہ ترک کر دینا چاہیئے

پاکستان کے سابق وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا مشورہ

سنسناٹی ۶ نومبر۔ پاکستان کے سابق وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کل یہاں یونیسکو کے امریکی قومی کمیشن کے سالانہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے امریکہ کو مشورہ دیا۔ کہ وہ مشرقی قوموں کے بارے میں اپنے موجودہ رویہ کو جو کبھی سرپرستانہ اور کبھی متکبرانہ حیثیت کا حامل ہوتا ہے ترک کر دے۔

آپ نے کہا امریکیوں کی سابقہ روایات اور نصب العین نوآبادیاتی نظام کے خلاف ہیں انہیں ان روایات کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ آپ نے

مزید فرمایا مشرق امریکہ سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ تمام قوموں کی جدوجہد آزادی میں ان کی راہنمائی کرے۔ امریکہ کی مفاہمت اور ہمدردی

اس جدوجہد کی کامیابی کا راستہ ہموار کر سکتی ہے دوران تقریر میں آپ نے فرمایا مشرق آزادی چاہتا ہے۔ اور اس کی خواہش ہے کہ باہمی تعاون

مجھے ذریعہ وہ اس آزادی کی برکات سے ... لیکن اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ یہ رشتہ کا ذریعہ تعاون مفاہمت کے جذبے پر مبنی ہو۔ ایسی صورت حال پسندیدہ قرار نہیں پا سکتی۔ کہ مغرب کی طرف سے تعاون ٹھونسا جائے۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ نومبر ۱۹۵۵ء

معقولیت

مولانا ابوالاعلیٰ صاحب مودودی اور ان کی جماعت اسلامی کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ معقولیت کے فدائی ہیں۔ وہ ہر بات کو استدلال کے زور سے مانتے ہیں۔ اور استدلال کے زور سے ہی رد کرتے ہیں۔ لیکن ہم نے جہاں تک ان کی معقولیت کی جانچ پڑتال کی ہے۔ وہ صرف اتنی ثابت ہوئی ہے۔ کہ جس بات پر وہ تعصب ضد اور اصرار سے اڑ جائیں۔ وہ معقولیت ہے۔ اور باقی سب غیر معقولیت۔ خواہ عقل۔ قرآن کریم اور سنت رسول اللہ اس بات کی صریح تردید کرتے ہوں۔

مودودی صاحب سے لے کر اسلامی جماعت کے ادنیٰ رکن یا متفق یا ہمدرد تک بظاہر یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ وہ احمدیت کی تردید معقولیت سے کر رہے ہیں۔ اور دوسروں کے طریق کار جو احمدیت کی اب تک تردید کرتے رہے ہیں غلط تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ احمدیت کے مقابلہ میں ناکام رہے۔ مگر چونکہ ہم نے معقولیت کا طریق کار اختیار کیا ہے۔ اس لئے ہم یہ کریں گے۔ ہم وہ کریں گے۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے احمدیت کے مقابلہ کے لئے کونسے معقولیت پر مبنی اقدام کئے ہیں۔ اور ان کا نتیجہ کیا نکلا ہے؟

پہلا اقدام مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے جو احمدیت کے مقابلے کے لئے کیا ہے وہ یہ ہے۔ کہ آپ نے احراریوں کی احمدیت کے خلاف عوام میں اشتعال انگیزی کا فائدہ اٹھانے کے لئے تحریک ختم نبوت میں شمولیت فرمائی۔ اور فسادات کو ہوا دینے میں اپنا پورا زور خرچ کر دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مودودی صاحب مارشل لاء کی عدالت سے سزایاب ہوئے۔ اور جو معقولیت کا اظہار آپ نے علمائے کرام کے ساتھ بے وفائی کر کے کیا۔ اس کی پاداش میں آپ پر کفر والحاد کے فتوے لگ رہے ہیں۔

اسی بات سے مودودی صاحب اور آپ کی جماعت کی معقولیت پسندی کا جو دوسرا پہلو پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آپ احمدیت کو مٹانے کے لئے حکومت سے احمدیوں کو اقلیت قرار دلانے کے مطالبہ میں سر سے لے کر پاؤں تک شامل ہو گئے۔ جس کا مطلب صریحاً یہی ہے۔ کہ آپ استدلال کے میدان میں احمدیت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے حکومت کے زور سے اس کو مٹانے کے لئے زور لگانے لگے۔

اور ایک تقریر میں یہاں تک حکومت کو دھمکیاں دیں۔ کہ اگر حکومت نے احمدیت کو ان کے کہنے کے مطابق پا بہ زنجیر نہ کیا۔ تو یہاں بھی ہندو مسلمانوں والے فسادات شروع ہو جائیں گے۔ اب بھلا اس سے بڑھ کر اور کیا معقولیت ہو سکتی ہے۔ کہ جس تحریک کا عقل قرآن کریم اور سنّت رسول اللہؐ سے ہم مقابلہ نہ کر سکیں۔ اس کو زور سے دبانے کی کوشش کی جائے۔ زبردستی کا ہی نام تو معقولیت ہے۔ اللہ تعالیٰ تو قرآن کریم میں یہ فرماتا ہے۔ کہ روز قیامت میں جو ہم عذاب دیں گے۔ اس کے لئے بھی بینہ اور شہادت کو بنیاد بنائیں گے۔ اور جب تک کسی کا قصور ثابت نہیں ہوگا۔ سزا نہیں دیں گے۔ لیکن مودودی صاحب اور ان کی جماعت کہتی ہے۔ کہ احمدیوں سے آزادیٔ ضمیر آزادیٔ اظہار رائے اور اپنے حق میں عوام کی رائے کو ہموار کرنے کا حق بزور چھین لو۔ خواہ وہ توحید باری تعالیٰ۔ رسالت محمد رسول اللہؐ پر ایمان رکھتے ہوں۔ انہیں خوف زدہ کر دو۔ اور احمدیت میں شامل ہونے والوں کو مرتد قرار دیکر قتل کرو۔ تاکہ کوئی پھر احمدیت کا نام بھی نہ لے سکے۔ اللہ تعالیٰ تو قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداء کم ان کنتم صادقین۔ یعنی اگر تم سچے ہو۔ قرآن کریم کے مقابلہ میں اپنی تعلیم پیش کرو۔ اور اپنے گواہ لاؤ۔ مگر مودودی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ احمدیوں کو قرآن و سنّت پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے سے روک دو۔ اس طرح کہ مسلمانوں میں سے کوئی احمدیت میں موت کے ڈر سے شامل ہی نہ ہو سکے۔

تیسرا مبنی بر معقولیت طریق کار جو مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے افراد احمدیت کے مقابلہ کے لئے اختیار کر رہے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جس قدر ہو سکے۔ احمدیت کے خلاف غلط فہمیاں پھیلاؤ۔ خواہ حوالوں کو توڑنا موڑنا پڑے۔ خواہ دیانت کو چھوڑنا پڑے۔ اور خواہ کتنا جھوٹ جوڑنا پڑے۔ چنانچہ احمدیت کے خلاف مودودی صاحب کے قادیانی مسئلہ اور تحقیقاتی عدالت فسادات میں ان کے بیانات سے لے کر روزنامہ تسنیم اور دیگر مودودی صاحب کے اخبارات تک میں اب تک جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اس میں یہی طریق کار نمایاں ہے۔

اسی کی ایک تازہ مثال وہ ہے۔ جو مولانا امین احسن صاحب اصلاحی کے صاحبزادہ ابوصالح اصلاحی مدیر کوہستان نے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک رویا اور خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۸ راکتوبر ۱۹۵۵ء پر خامہ فرسائی کی ہے۔ اور جس کی کچھ غلط بیانیوں پر ہم الفضل میں روشنی ڈال چکے ہیں۔ کوہستان کے اس نوٹ کو اب مودودی صاحب کے ایک ہفت روزہ "المنیر" نے بھی بڑی آب و تاب سے شائع کر دیا ہے۔ اور جو تردید ہم نے کی ہے۔ اس کو ہضم کر گیا ہے۔ اگر مودودی صاحب کی جماعت میں ذرا بھی دیانت ہوتی۔ تو وہ کوہستان کی تنقید پر جو ہم نے لکھا ہے۔ اس کا جواب لکھتے۔ لیکن دیانت کو "معقولیت" کے سامنے کون پوچھتا ہے۔

"المنیر" نے "کوہستان" کے محولہ بالا نوٹ پر جو نوٹ دیا ہے۔ اس میں اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ایک سیاسی جماعت ہے۔ اور اس کے ثبوت میں "کوہستان" کا "مبنی بر معقولیت" نوٹ پیش کیا ہے۔ مگر نہ تو اصل "رویا" کو اور نہ اصل خطبہ جمعہ ہی کو الفضل میں پڑھا ہے۔ جو اس امر سے واضح ہوتا ہے۔ کہ المنیر لکھتا ہے۔ کہ یہ خطبہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے "یورپ سے واپسی پر ربوہ کی مسجد میں دیا ہے۔ حالانکہ خطبہ میں سر عنوان جلی حروف میں لکھا ہوا موجود ہے = فرمودہ ۹ ستمبر ۱۹۵۵ء بمقام احمدیہ ہال کراچی = یہی الٹا دھند طریق کار ہے۔ جس سے مودودی صاحب اور ان کی جماعت احمدیت کے جوش مخالفت میں "معقولیت" کا اظہار فرما رہے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے رویا مطبوعہ الفضل ۸ راکتوبر ۱۹۵۵ء کے متعلق کوہستان اپنے نوٹ میں رؤیا کی عبارت توڑ مروڑ کر درج کرنے کے بعد لکھتا ہے:-

" اس کے بعد مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی یہ سنّت دیرینہ ہے۔ کہ میں جو کچھ سوچتا ہوں۔ وہ خواب بن کر مجھے دکھائی دے جاتا ہے۔"

رویا بیان کرنے کے بعد الفضل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مندرجہ ذیل عبارت ہے:-

" خوابوں کے ساتھ یہ پہلو لگا ہوا ہوتا ہے۔ کہ اگر انسان اپنے آپ کو ان کے مطابق بنانے کی کوشش کرے۔ تو وہ زیادہ شان سے پوری ہوتی ہیں۔ اگر عزیزم مرزا ناصر احمد۔ عزیزم مرزا منور احمد اور عزیزم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے اس خواب کے مطابق اپنے آپ کو بنانے کی کوشش کی۔ اور دعاؤں اور توکل علی اللہ اور خدمت دین اللہ کی طرف توجہ کی۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ دعاؤں کی قبولیت اور قرب الی اللہ کے نظارے وہ دیکھیں گے۔ اور خود بھی فائدہ اٹھائیں گے اور دنیا کو بھی فائدہ پہنچائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔"
(الفضل مورخہ ۸ راکتوبر ۱۹۵۵ء)

اس عبارت کے سوا رویا کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بات درج نہیں۔ معلوم نہیں کہ کوہستان کے اسلامی جماعت کے مدبر نے مندرجہ بالا عبارت کہاں سے لی ہے۔ مگر اسلامی جماعت کی دیانت ملاحظہ ہو۔ کہ "المنیر" کا ایڈیٹر "الفضل" کو دیکھے بغیر کوہستان کی غلط بیانیوں کو طمطراق سے شائع کر دیتا ہے۔ اور ذرا نہیں شرماتا۔

اس سے ظاہر ہے کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کس "معقولیت" پر نازاں ہے۔ اور کس "معقولیت" کے ساتھ احمدیت کے مقابلہ میں نکلی ہے۔

ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کی بھی سعی لاحاصل سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ کہ احمدیت حقیقی اسلام ہے۔ اور حق ہے۔ اس کے مقابلہ کے لئے سوا افترا اور غلط بیانیوں کے مخالفین کے پاس کوئی اسلحہ نہیں ہے۔ جو جو نئے مخالفین اٹھتے ہیں وہ پھر پھر کر انہی پرانے ہتھیاروں پر آ رہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں بھی اسی طرح ناکام کرتا ہے۔ جس طرح ان کے پہلوں کو کرتا چلا آیا ہے۔

ضروری اعلان

(از مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ربوہ)

احباب جماعت احمدیہ نے عموماً اور سیلاب زدہ علاقہ کے تمام احمدیوں نے خصوصاً اور خاص کر ڈاکٹر صاحبان نے دس دس دن وقف کر کے سیلاب زدگان کی ہر طرح مدد کرنے میں بہت محبت۔ ایثار۔ اور جوش سے کام کیا ہے۔ جس کے لئے سب احباب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جزاھم اللہ خیراً۔ جماعت نے اس نیک کام میں حصہ لے کر خدمت خلق کے جذبہ کا ثبوت دے دیا ہے۔ کہ ان کے دل میں مصیبت زدگان کے لئے کتنا درد ہے۔ انہوں نے اپنے عمل سے اپنے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی ہے۔ اس ضمن میں ایک ضروری خدمت احباب کے ذمہ یہ ہے۔ کہ ان سردی کے ایام میں ان بے کس و بے بس اور بے گھر لوگوں کے لئے بستروں اور پہننے کے کپڑوں کی اشد ضرورت ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ دوست فوری طور پر کوشش کر کے جس قدر بستر اور کپڑے فراہم کر سکتے ہوں لکھ کر کے ناظر اعلیٰ کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کی تقسیم کا فوری انتظام کیا جائے۔

دار الافتاء ربوہ

اسلامی نظام طلاق

یعنی

عائلی زندگی کی ایک اہم الجھن اور اس کا اسلامی حل

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دنیا میں انسان دو قسم کے تعلقات رکھتا ہے۔ ایک وہ جو قدرت نے قائم کئے ہیں۔ مثلاً باپ بیٹے کا رشتہ ہے۔ بہن بھائی کی قرابت ہے۔ اس قسم کے تعلقات کا انقطاع انسان کے اپنے اختیار میں نہیں جو باپ ہے۔ کوئی طاقت اس کے باپ ہونے کی نفی نہیں کر سکتی۔ باپ ہر حال میں باپ ہے۔ یہی حال دوسری خونی رشتہ داریوں کا ہے۔ دوسرے قسم کے وہ تعلقات ہیں۔ جو انسان خود قائم کرتا ہے مثلاً دوستی کا تعلق شراکت کا تعلق اور زوجیت یعنے میاں بیوی ہونے کا تعلق ہے۔ یہ تعلق اپنی ذات میں خواہ کتنا ہی مضبوط ہو۔ لیکن اسے توڑا جا سکتا ہے۔ ان میں سے بعض تعلقات قانونی اہمیت بھی رکھتے ہیں۔ مثلاً عقد زوجیت کا تعلق جہاں دلی محبت اور فطرتی تجاذب پر مبنی ہے۔ وہاں اسے قانونی حفاظت بھی حاصل ہے۔ تمام مہذب دنیا کے دستور تعلق زوجیت کی اس حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ تعلق اپنے ساتھ بہت بڑے اثرات رکھتا ہے۔ جو انسانی زندگی کو بے حد متاثر کرتے ہیں۔ اس لئے اگر اس تعلق کو قانون کی حدود کے اندر نہ رکھا جائے۔ تو اس سے انسانی زندگی کا نظم بگڑ جائے گا۔ اور فتنہ و فساد کے دروازے کھل جائیں گے۔ چونکہ اس تعلق کا آغاز انتہائی پاکیزہ اور نہایت لطیف فطرتی جذبات کے ماتحت ہوتا ہے۔ اس لئے اس معاہدہ کو اسلام میں ایک خاص تقدس حاصل ہے۔ اور ہر ممکن ذریعہ سے اس کی حفاظت کرنے کی اس نے ہدایت کی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ انسانی فطرت کے اس رجحان کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ جو باہمی انشقاق کا باعث بنتا ہے۔ اور نفع و نقصان کے متعلق وعظ و تلقین کی پوری کوشش کے باوجود دو دل آپس میں مل کر رہنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ پس تغیر پذیر فطرت کے اس تقاضہ کو سر بسر نظر انداز کرنا بھی بڑی ناعاقبت اندیشی تھی۔ اس لئے ان دو اہم مرحلوں کے بارہ میں اسلام نے جو ہدایات دی ہیں۔ وہ اتنی سادہ اور آسان ہیں۔ کہ انسان انہیں اختیار کرے۔ تو بڑی آسانی کے ساتھ اپنی زندگی کو خوشگوار بنا سکتا ہے۔ لیکن برا ہو جہالت کا کہ سہولت کو اس نے مشکل بنا دیا۔ تریاق زہر بن گیا۔ اصلاح نے فساد کا روپ دھار لیا اور آج چاروں طرف الجھنیں ہی الجھنیں نظر آتی ہیں۔ اور اس الجھاؤ سے نکلنے کی راہیں مسدود ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ ان برے نتائج کو دیکھ کر ضروری خیال کیا گیا کہ میاں بیوی کی علیحدگی کے بارہ میں قرآن شریف کی ہدایات اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو آسان پیرایہ میں بیان کیا جائے تاکہ ان خرابیوں کا تدارک کیا جا سکے جو شریعت سے ناواقفی اور جہالت کی وجہ سے عام ہوتی ہیں۔ یہ ایک عام سمجھ بوجھ کی بات ہے کہ تعلق شادی زندگی بھر کے آرام و آسائش کے لئے استوار کیا جاتا ہے اس لئے اسے پائیداری حاصل ہونی چاہیئے اور ایسے اصول وضع کئے جانے چاہئیں جو اس پائیداری کے لئے ممد و معاون ثابت ہوں۔ ظاہر ہے کہ جہاں چند انسان مل جل کر رہیں وہاں باہمی مفاد کا ٹکراؤ ایک طبعی امر ہے۔ اس خرابی سے بچنے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ ایک کی اطاعت کے لئے دوسرے مناسب قربانی پیش کریں اور جسے سرداری کے حقوق دیئے گئے ہوں وہ اپنے دائرہ عمل میں قربانی کے ساتھ محبت و مروت۔ سمجھ اور حکمت۔ انصاف اور طاقت کی قابلیتیں اپنے اندر رکھتا ہو۔ چنانچہ اسی حقیقت کی طرف قرآن کریم کی ان آیات میں اشارہ کیا گیا ہے۔ فرمایا مردوں کو طبعاً عورتوں پر سرداری حاصل ہے اسی لئے وہ خرچ کے بھی ذمہ دار ہیں۔ شریف طبع عورتیں مردوں کی اس حیثیت کو تسلیم کرتی ہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر ایک خوشگوار معاشرہ پنپ ہی نہیں سکتا۔ اسی لئے وہ اپنے خاوندوں کی فرمانبردار ہیں۔ ان کی غیرت کی محافظ ہیں اور خاوندوں کے مفاد میں جن فرائض کی حفاظت کا اللہ تعالے نے حکم دیا ہے اخلاص و محبت کے ساتھ پیٹھ پیچھے بھی وہ ان کی حفاظت کرتی ہیں۔ لیکن وہ عورتیں جو فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کی مرتکب ہیں۔ اور تمہیں ان کے اکھڑ پن اور سرکشی کی عادت کا اندیشہ ہے تو پہلے تم انہیں پیار و محبت سے سمجھاؤ اپنے ایثار و اخلاص کا واسطہ دو اپنے دلی تعلق کو ان پر واضح کر دو اگر اس پر بھی وہ نہ مانیں اور اپنے مقام کو نہ پہچانیں۔ تو اصلاح کی حد تک تم ان پر سختی کر سکتے ہو۔ مثلاً کچھ دنوں کے لئے ان سے بستر الگ کر لو اور اگر یہ حربہ بھی کارگر نہ ہو۔ تو چپیڑ طمانچے کی حد تک مارنے کی بھی کوشش کر دیکھو۔ پس اگر ان تدبیروں سے وہ مان جائیں۔ اور تمہاری محبت کا جواب محبت سے دینے لگیں تو پھر تمہیں ان کے خلاف جانے کی اجازت نہیں تمہارا مقام درگزر کا ہے۔ اسلئے تم درگزر سے ہی کام لو۔ ورنہ ساری غرض فوت ہو جائے گی۔ اور تمہیں جو فوقیت دی گئی ہے یہ تو محض انتظام کو بسہولت چلانے کے لئے ہے۔ اس لئے تمہیں اس سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ حقیقی بڑائی کا حقدار تو صرف اللہ تعالے ہی ہے۔ (نساء)

اب ہم صورت حال کے دوسرے رخ کو دیکھتے ہیں۔ حالت یہ ہے کہ قصور عورت کا نہیں مرد کا ہے۔ وہ عورت کی معصوم محبت کو ٹھکرائے چلا جا رہا ہے۔ اس میں اکھڑ پن اور سرکشی ہے اپنی بیوی کے التفات کی پرواہ نہیں کرتا اس کے حقوق کے ادا کرنے میں فرض شناس نہیں۔ ایسے حالات میں عورت سب سے پہلے اسے اس کے مقام کا واسطہ دے۔ اس کے سامنے اپنی اطاعت شعار زندگی کے واقعات دہرائے۔ اگر خاوند پھر بھی نہ مانے تو پھر اپنے دائرہ اور وسعت کے مطابق تھوڑی بہت سختی سے کام لے مثلاً بولنا چھوڑ دے۔ یا وقت بے وقت اس کے آرام و آسائش کے انتظام میں کمی کر دے۔ اور ساتھ ہی ناراضگی کی وجہ کو بھی ظاہر کرتی چلی جائے۔ اور اصلاح حال کی طرف اسے متوجہ کرے۔ لیکن صورت کوئی بھی ہو۔ اگر انشقاق کی خلیج کو نہ پاٹا جا سکے اور گھر کی چار دیواری سے باہر بھی اس کا چرچا ہونے لگے۔ اور ان کی باہمی ناچاقی اڑوس پڑوس میں موضوع سخن بن جائے۔ معاملہ [illegible] کی حد تک پہنچ جائے۔ تو ایسے حالات میں رشتہ داروں یا اہل محلہ یا سوسائٹی میں سے جو بھی طاقت باثر ہے اسے چاہیئے کہ وہ اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر ایک ثالث مرد کی طرف سے اور ایک ثالث عورت کی طرف سے بعد از مشورہ مقرر کرے۔ ہر دو ثالث وجوہات تنازع کا جائزہ لے کر ان کے ازالہ کی کوشش کریں اور ان میں صلح کر دینے کی کوئی تدبیر سوچیں اگر تنازع کی وجہ غلط فہمی یا ناسمجھی وغیرہ ہوئی اور ان کی نیتیں بخیر ہوئیں تو اس کا تدارک بآسانی کیا جا سکے گا۔ اور اللہ تعالے توافق کی کوئی نہ کوئی صورت پیدا کر دے گا۔ اور تم بھی باہمی صلح ہو جائے گی۔ کیونکہ جب انسان کے سامنے اس کے نفع و نقصان کی وضاحت کر دی جائے۔ تو وہ طبعاً نقصان کے پہلو سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اپنی غلطی کے تدارک کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ (نساء)

لیکن اس پر بھی اگر معاملہ نہ سلجھے اور علیحدگی ہی لازمی ہو جائے تو پھر مرد عورت کے جملہ قانونی حقوق ادا کر کے بذریعہ طلاق اسے اپنی زوجیت سے الگ کر سکتا ہے لیکن چونکہ کسی مرحلہ پر بھی اصلاح احوال سے کلی مایوسی نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ انسان کا دل کسی وقت بھی بدل جاتا ہے۔ اسلئے طلاق میں احتیاط اور تدریج کی ہدایت کی گئی۔ چنانچہ فرمایا جو لوگ اپنی بیویوں سے ناراض ہو کر یا کسی اور وجہ سے یہ قسم کھا لیتے ہیں کہ وہ ان کے پاس نہیں جائیں گے۔ اور ان سے اپنا بستر الگ رکھیں گے۔ وہ زیادہ سے زیادہ چار ماہ تک ایسا کر سکتے ہیں۔ اس عرصہ میں انہیں فیصلہ کرنا ہوگا۔ کہ آیا انہوں نے رشتہ ازدواج قائم رکھنا ہے یا علیحدگی اختیار کرنی ہے۔ پس اگر وہ طلاق دینے کا پختہ ارادہ کر لیں اور ایسا کر گزریں۔ تو اللہ تعالے ان کے الفاظ کو سننے والا اور ان کی نیتوں کو جاننے والا ہے۔ یعنی قانون کے نزدیک بھی اور روحانی طور پر بھی خاوند اپنے اس اقدام کے لئے پورے طور پر ذمہ دار ہیں یہ طلاق صرف ایک بار ایسے دنوں میں دی جائے۔ جو طہر کے دن کہلاتے ہیں۔ یعنی ان دنوں میں عورت کو ماہواری نہ آ رہی ہو سو ایسی مطلقہ عورتیں طلاق کے بعد تین حیض عدت گزاریں۔ اور اگر حیض نہ آ رہا ہو۔ اور اس کی وجہ حمل ہو تو عدت کا عرصہ بچہ جننے پر ختم ہوگا۔ اور اگر حیض نہ آنے کی وجہ کمسنی یا بڑھاپا ہو تو عدت کا عرصہ تین ماہ ہوگا۔ بہرحال اس عدت کے سارے عرصہ میں عورت اپنے خاوند کے گھر میں ہی رہے۔ اس کا خاوند ہی اس کے نان و نفقہ کا ذمہ دار ہے۔ اس صورت حال کی پابندی اسلئے ضروری ہے کہ اگر خاوند چاہے تو اس عرصہ میں طلاق سے رجوع کر سکے۔ بشرطیکہ مقصد صلح صفائی ہو مردوں کی طبعی سربراہی کی وجہ سے عورتوں پر یہ ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں۔ لیکن اس کے عوض انہیں اتنے ہی حقوق حاصل ہیں۔ جن کا مناسب انداز میں وہ ہر وقت مطالبہ کر سکتی ہیں۔ بہرحال اگر خاوند رجوع نہ کرے تو عدت کے گزرنے کے بعد عورت آزاد ہے چاہے تو مصالحت کر کے پہلے خاوند سے ہی نئے مہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کر لے۔ اور چاہے تو کسی اور جگہ شادی کر لے مذکورہ بالا حالات میں مطلقہ ہونا اسلامی [illegible]

وہ عورت اتنی ہی معزز اور قابلِ احترام ہے۔ جتنی کہ ایک کنواری عورت ہو سکتی ہے۔ اس لئے نہ تو عورت اپنے آپ کو کمتر حالت میں محسوس کرے اور نہ ہی دوسروں کے لئے یہ روا ہے۔ کہ وہ اسے کسی لحاظ سے کم درجہ دیں۔ سوسائٹی کی بدامنی اور بے اطمینانی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ طلاق کو ہر حالت میں معیوب سمجھا جاتا ہے بلکہ بعض طبقات میں تو اسے موت یا انتہائی آبروباختگی کے ہم پلہ محسوس کیا جاتا ہے۔ اور بد سے بدتر حالات میں بھی اس سے بچنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حالانکہ خیر القرون میں جائز وجوہات کی موجودگی میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس راستہ کو اختیار کیا جا سکتا تھا۔ اور اس اقدام کو باہمی عداوت کی ضروری وجہ بننے نہیں دیا جاتا تھا۔ خود امہات المومنین رضی اللہ عنہن میں سے بعض سابقہ طلاق یافتہ تھیں۔ اور کئی معزز صحابیات نے بھی خانگی تنازعات کا حل طلاق میں ہی پایا تھا۔ لیکن اس وجہ سے سوسائٹی میں ان کی قدر و قیمت کسی لحاظ سے بھی کم نہیں ہوئی تھی۔ اصل وجہ بدنیتی ہے۔ یا پھر دوسروں کی بدظنی ورنہ اختلاف طبائع کو تو خود اسلام نے تسلیم کیا ہے۔ پس اگر خدا نخواستہ ایسا ہو تو اس کا قلع قمع ہو جائے۔ اور سوسائٹی ہر معاملہ کو بدظنی کی عینک سے دیکھنے کی بجائے حسن ظنی کی عینک سے دیکھے۔ اور معاملہ کے روشن پہلو پر ہی اس کی نظر جائے۔ تو سوسائٹی کی آدھی خرابیاں دور ہو سکتی ہیں۔ لیکن ہمارے معاملات کو بدظنیوں نے اس قدر بگاڑ رکھا ہے۔ کہ تدارک کی ساری راہیں مسدود نظر آتی ہیں

طلاق نہ لیں۔ تو گھر کا چین مفقود ہے

اور اگر طلاق لیں۔ تو بول چال تک کے روادار نہیں۔ اور دوسروں کے طعنے اور ان کی بدشگونیاں الگ سوہانِ روح بن جاتی ہیں۔ حالانکہ اسلامی معاشرہ اس قسم کی خرابیوں سے یکسر پاک ہونا چاہیئے۔ بہرحال اسلامی اصول طلاق کے ماتحت رجوع کے بغیر دوسرے اور تیسرے طہر میں یا بیک وقت اکٹھی تین طلاقیں دینے کو نہ صرف سخت ناپسند کیا ہے۔ بلکہ انہیں بے مقصد اور بے نتیجہ بھی قرار دیا ہے۔ اور صرف تاکید کی حد تک عام طور پر ان کا فائدہ سمجھا گیا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیک وقت دی ہوئی اکٹھی تین طلاقوں کو یقینی حد تک ایک طلاق سمجھا جاتا تھا۔ ایک دفعہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ یہ صرف ایک طلاق ہے۔ (مسلم ابوداؤد و مسند احمد نیز دیکھیں نیل الاوطار صفحہ ۲۳۱ جلد ۶ و بدایۃ المجتہد ۲ صفحہ ۵۳)

اسی طرح قرآن کریم نے فرمایا۔ ایک دفعہ طلاق دینے اور پوری عدت گذرنے کے بعد اگر اس قسم کی دو اور طلاقیں دی جائیں۔ تب جا کر اس عورت سے آئندہ نکاح کرنے کے لئے حتیٰ تنکح زوجاً غیرہٗ والی شرط عاید ہوگی۔ (البقرہ $\frac{28}{1-2}$) ظاہر ہے ایسا اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جبکہ پہلی دفعہ طلاق دینے کے بعد خاوند نے یا تو عدت کے اندر رجوع کر لیا ہو۔ یا عدت گزرنے کے بعد دوسری دفعہ پھر نکاح کیا ہو۔ اور پھر اس کے بعد طلاق دی ہو۔ اور پھر اس طلاق کی عدت میں رجوع کر کے یا عدت گزرنے کے بعد تیسری دفعہ نکاح کر کے سر بارہ اس سے رشتہ ازدواج استوار کر لیا ہو۔ (باقی)

ضروری اعلان

احباب کو چاہیئے کہ نماز جنازہ کو اس خیال سے ربوہ نہ لایا کریں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بعد از نماز جمعہ نماز جنازہ پڑھاویں۔ کیونکہ جمعہ کی نماز سے فارغ ہونے کے معاً بعد احباب کا مسجد مبارک کی غربی جانب کے میدان میں جنازہ پڑھنے کے لئے فوراً اکٹھا ہونا اور پھر صفوں کا درست کرنا کس قدر وقت چاہتا ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ان سب کاموں کے لئے انتظار کرنا پڑتا ہے۔ پھر احباب نے ابھی سنتیں بھی پڑھنی ہوتی ہیں اور پھر جنازہ کو اٹھا کر قبرستان لے جانا ہوتا ہے۔ ان سب کاموں کی وجہ سے دقت پیش آتی ہے۔ لہٰذا احباب کو چاہیئے کہ اگر جمعہ کے دن ہی جنازہ پڑھانے کی صورت ہو تو یا تو جمعہ کی نماز سے کافی پہلے وقت تجویز کیا جائے یا پھر عصر کی نماز کے بعد جنازہ لایا جایا کرے تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دوسرے احباب کے لئے آسانی ہو۔

امید ہے کہ احباب آئندہ اس امر کو ملحوظ رکھیں گے اور پابندی کریں گے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعا اور صدقہ

جماعت احمدیہ راولپنڈی کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اجتماعی دعا جمعہ میں کی گئی۔ اور مکرم امیر صاحب کی تحریک پر کچھ رقم صدقہ کے جمع کی گئی اور ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا اور غرباء میں گوشت تقسیم کیا گیا۔

محمد اجمل شاہد مقیم راولپنڈی

تربیتی و تبلیغی ٹریکٹوں کا سلسلہ اور احباب جماعت

اس وقت تک صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے تبلیغی و تربیتی رنگ کے لاکھوں قسم کے ٹریکٹ شائع ہو کر احباب جماعت تک پہنچ چکے ہیں۔ اس سلسلہ ٹریکٹ نے جہاں تربیتی رنگ میں مفید کام کیا ہے وہاں اس غلط پراپیگنڈا کے زہریلے اثر کو زائل کرنے میں بھی عمدہ کام کیا جو ہمارے خلاف بعد خود غرض لوگوں نے کیا تھا۔ اگر احباب جماعت اس طرف فوری توجہ فرمائیں تو یہ مفید سلسلہ جاری رکھا جا سکتا ہے۔ احباب اس صیغہ کی مالی امداد فرمائیں یہ صدقہ جاریہ ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ کراچی کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لجنہ اماء اللہ کراچی کے زیر اہتمام ۲۹ اکتوبر کو احمدیہ ہال کراچی میں زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ نواب صدیق علی خاں صاحب جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ کافی تعداد میں معزز غیر احمدی خواتین بھی شریک ہوئیں۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا تھا۔

تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا تلاوت کے . . . . بعد بیگم صاحبہ چودھری بشیر احمد صاحب جنرل صدر لجنہ اماء اللہ کراچی نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہم محترمہ بیگم صاحبہ نواب صدیق علی خاں صاحب کے ممنون ہیں کہ انہوں نے ہماری درخواست پر جلسہ کی صدارت منظور فرمائی

پھر نظم "وہ پیشوا ہمارا" کے بعد محترمہ مریم عثمان صاحبہ پرنسپل گورنمنٹ گرلز اسکول نے "ہستی کامل" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ صفیہ بیگم صاحبہ نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں پر احسانات" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ نے "رحمت اللعالمین کی رحمت میں عورت کا حصہ" کے موضوع پر مدلل تقریر فرمائی۔ محترمہ مبارکہ نیر صاحبہ نے "لا تثریب علیکم الیوم" کے موضوع پر عام فہم رنگ میں تقریر فرمائی۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عربی قصیدہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں پڑھا گیا۔ پھر صدر صاحبہ محترمہ بیگم صاحبہ نواب صدیق علی خاں صاحب نے حاضرات جلسہ سے خطاب فرمایا۔ آپ نے آنحضرت صلعم کی سیرت مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ اسلام ایک بلند مذہب ہے۔ اسلام ایک صحیفہ رحمت ہے . . . . . . قرآن جہاں ہمیں دین سکھاتا ہے وہاں ہمیں زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق تعلیم دیتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ محض طوطے کی طرح قرآن نہ رٹیں بلکہ اس پر عمل کریں۔ اس کے بعد سلام پڑھا گیا اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (حبیبہ بیگم)

دیگر مختلف مقامات پر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

۲۹ اکتوبر کو پاکستان کے طول و عرض میں احمدی جماعتوں نے جلسے منعقد کر کے رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور ثابت کیا کہ دنیا کی تمام مشکلات کا حل اور حقیقی کامیابی کا راز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی کرنے میں مضمر ہے۔

ان جلسوں کی کسی قدر روئداد گذشتہ اشاعتوں میں شائع ہو چکی ہے۔ مندرجہ ذیل مقامات کی جماعتوں کی طرف سے بھی جلسوں کے انعقاد کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ڈیرہ غازی خاں۔ جہلم۔ بدین (حیدرآباد سندھ ڈویژن) چکوال۔ ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ۔ ملیر (کراچی) سانگھڑ۔ لجنہ اماء اللہ ڈیرہ غازی خاں۔ سکھر۔ لجنہ اماء اللہ حیدرآباد سندھ۔ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ۔ ایبٹ آباد۔

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا عرفان محمود ولد مولا داد صاحب مرحوم قوم جٹ بسرا ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ عمر ۱۵ سال رنگ گورا۔ پیشانی پر سیاہی مائل داغ۔ کان کے پیچھے چوٹ کا داغ۔ دائیں ہاتھ پر چوٹ کا داغ۔ سامنے کے دو دانت اونچے۔ تین ماہ سے مفقود الخبر ہے۔ بہت تلاش کی ہے کوئی پتہ نہیں چلتا۔ وہ تعلیم الاسلام احمدیہ ہائی سکول میں پڑھتا تھا۔ اگر لڑکا خود اس اعلان کو پڑھے یا کوئی احمدی بھائی اس لڑکے کو پہچانے یا کسی احمدی کے پاس پہنچا ہوا ہو تو براہ کرم اس پتہ پر مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

فاطمہ بی بی بیوہ مولا داد جٹ بسرا ساکن گھٹیالیاں براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

ولادت

میرے تایا مکرم امام الدین صاحب منصور (امیر جماعت احمدیہ گوئی۔ تحصیل کوٹلی آزاد کشمیر) کے ہاں اللہ تبارک و تعالیٰ نے مورخہ ۲۳ ۱۱ ۶۴ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو لمبی عمر عطا فرمائے اور اسے دین کا سچا خادم اور اپنے والدین اور ملک و ملت کے لئے ایک مفید وجود ثابت کرے۔ آمین

(علیم الدین فورتھ ائیر کالج ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مراجعت از سفرِ یورپ

(از حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی)

حضرت اقدس کی مراجعت کی مبارک تقریب پر میں نے تین نظمیں عربی فارسی اور اردو میں لکھی تھیں۔ عربی قصیدہ اور فارسی نظم تو الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ اردو نظم تلاش کرنے سے ایک عرصہ بعد آج ملی۔ جو درج ذیل کی جاتی ہے۔ (خاکسار غلام رسول راجیکی مقیم ربوہ)

اے خدا ہو حمد تیری بار بار
اور تیرا شکر بیحد و شمار

تو نے دکھلایا بفرحت روزِ عید
اور ماہِ عید بعد از انتظار

قافلہ والے بمع سالار کے
آگئے واپس سفر سے کامگار

سب بخیر و عافیت وارد ہوئے
شانِ ربوہ بڑھ گئی پایا وقار

منتظر تھے عاشقانِ باوفا
دیکھ کر دوڑے سبھی مشتاق وار

گاڑی اسٹیشن پہ جب آکر رکی
پہنچے شمعِ حسن پر پروانہ وار

آنکھیں جو روتی تھیں پہلے ہجر میں
اب ہوئیں با دیدِ جاناں اشکبار

آگئے وہ آگئے ہاں آگئے
دیکھتے تھے راہ جن کی بار بار

مصلحِ اقوامِ عالم آگئے
جان پر ان کی جہاں سارا نثار

ہر طرف با حمد و شکرِ ربِّ پاک
خیر مقدم کی صدائیں بار بار

تھا ہجومِ خلق ہر سُو پرسکوں
ہاں سلیقہ سے قطار اندر قطار

انتظامِ روشنی تھا ہر طرف
قمقمے بجلی کے ربوہ کا سنگار

تھا عجب اک منظرِ فرحت نما
باغ میں بعد از خزاں جیسے بہار

اہلِ ربوہ نے کیا جو کرتے ہیں
جشن پر وقتِ قدومِ شہریار

لیک شاہِ دین با اصلاحِ خلق
برتر از شاہانِ عالم صد ہزار

شکر للہ ہم بھی بہرہ ور ہوئے
مل گیا ہم کو بھی وقتِ خوشگوار

جب مصافحہ کے لئے برکت ملی
تھی صفِ اول صحابہ کی قطار

فرق تھا درجہ میں زیرِ انتظام
تھے منظم خاص و عام اعلیٰ شعار

واپسی پر جان خوش دل شاد ہے
اور زباں پر حمد و شکرِ کردگار

جوش ہے دل میں بھرا بہرِ دعاء
فضل ہو فضلِ عمر پر بے شمار

آلِ احمدؑ پر خدا کی برکتیں
بارشوں کی طرح ہوں لیل و نہار

عافیت با صحت و عمرِ دراز
تاکہ دیں، دنیا میں کردیں استوار

سیرِ یورپ اور ولایت کا سفر
شکر ہے سب کو ہی آیا سازوار

ہوگئی تبدیلیٔ آب و ہوا
باعثِ صحت بطبعِ استوار

کثرتِ محنت سے جب فرصت ملی
حالتِ صحت ہوئی پھر برقرار

راحت و آرام تھا اصلی علاج
حاذقوں کی رائے یہی پائی قرار

تھا مرض بھی ضعف ہی اعصاب کا
باعثِ محنت بشدت کاروبار

ہوگئے اعصاب ہی جب مضمحل
ضعف کے دورے پڑے پھر بار بار

قوتِ برقی بھی اس سے کم ہوئی
ہوگیا فالج سا حملہ ناگوار

بعض کے نزدیک وہ فالج نہ تھا
متفق حذّاق اس پر نامدار

تھا بظاہر دَورِ یورپ کا سفر
اور تھا دشوار تر یہ کاروبار

ناتواں جاں اور با طبعِ علیل
قافلہ والوں کا بھی بر دوش بار

نام اللہ لے کے آخر چل پڑا
قافلہ لے کر یہ مردِ شاندار

ہے عجب ہمّت عجب عزمِ صمیم
کاہ سے جو کم نہ سمجھے کوہسار

حافظ و ناصر ہو خود جس کا خدا
ناخدا سے بھی کرادے بیڑا پار

سیرِ یورپ اور اس کا یہ سفر
کردیا حق نے مبارک باوقار

فضل سے فضلِ عمر فائز ہوئے
قافلہ کے ساتھ لوٹے کامگار

سیرِ یورپ میں بہت دیکھے بلاد
اور عجب خطّے عجب اس کے دیار

مختلف منظر عجب آب و ہوا
ہو طبیعت سست جس سے ہوشیار

ہر قدم پر برکتیں نازل ہوئیں
معجزانہ برکتیں اور بے شمار

اہلِ یورپ کے عجب مہمان یہ
درسِ حکمت سے نوازا ہر دیار

جس طرف پہنچے دکھائے معجزات
اور نوروں سے بھرے دامن ہزار

وقتِ فرصت درس بھی دیتے رہے
اور اپنے فیض کے بخشے ثمار

تھا بظاہر اور معنوں میں سفر
معجزانہ جس سے قدرت آشکار

سب سے بڑھ کر سیّد و سالارِ قوم
شکر ہے آئے بطبعِ استوار

مونسِ خلقِ خدا سب کے شفیق
اور اصلاحِ جہاں پر جاں نثار

کام جن کا روز و شب خدماتِ دیں
دعوت و تبلیغ جن کا کاروبار

فکرِ دیں غمخوارئ خلقِ خدا
جو بھی تھا اپنا کیا اس پر نثار

خود خدا نے چن لیا اپنے لئے
اور نوازا برکتوں سے بار بار

سب رسولوں کی عطا کیں عظمتیں
معجزانہ زندگی اور کاروبار

مصلحِ اقوامِ عالم ہے یہی
سعی اس کی باعثِ صد افتخار

جلوہ گاہِ قدس اور قدوسیاں
اور سب خدّامِ دیں اس پر نثار

مشرق و مغرب کے سب ملک و دیار
سب میں مثلِ مہر و مہ ہے نوربار

ہے جہاں میں آج بہتر وہ نظام
جو کیا پیش اس نے بہرِ ہر دیار

ہے سعیدوں کے لئے مسلک وہی
دین و دنیا میں جو کردے بختیار

آرہا ہے وقت جب اقوامِ سب
یہ نظامِ احسن کریں گی اختیار

ہوگا چرچا ہر طرف اسلام کا
عابدانِ قدس ہوں گے تاجدار

احمدیت سے یہی سارا جہاں
احمدِ مرسل پہ ہوگا جاں نثار

اے خدا فضلِ عمر پر فضل کر
اور اسکی نصرتیں کر بار بار

مہر و مہ سے بھی اسے بڑھ کر بنا
اس جہاں میں ضوفشاں اور نوربار

اے خدا کر عرضِ قدسی کی قبول
اور اپنا کر عطا ہم کو پیار

ہے ترا محتاج یہ خادم حقیر
خاک سے بھی جو ہے کمتر خاکسار

کر عطا اس کو مبارک زندگی
منعمیں کو جو عطا کی بار بار

فضل سے میری دعائیں کر قبول
اور ہم سب سے ہی ہو تیرا پیار

اپنے اس خادم کو بھی قدسی بنا
عبدِ ساجد ہو تیرا خدمتگذار

مختلف مقامات پر جماعت احمدیہ کی طرف سے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

منٹگمری

جماعت احمدیہ منٹگمری نے جلسہ سیرۃ النبیؐ مؤرخہ ۲۹ اکتوبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں منعقد کیا۔ مکرم کیپٹن ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب نے "حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

بعد ازاں مکرم مرزا احمد بیگ صاحب ریٹائرڈ انکم ٹیکس آفیسر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بشر تھے کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے ثابت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بشر ہونے کی حیثیت میں جو عظیم الشان کارہائے نمایاں سر انجام دیئے ان کی عظمت آپ کو تسلیم کرنے سے بڑھاتی ہے۔

اس کے بعد مکرم ماسٹر علی محمد صاحب مسلم سیکرٹری تعلیم و تربیت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی حکمت۔ اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنے اور قرآن کریم سے محبت پیدا کرنے کی طرف حاضرین جلسہ خصوصاً نوجوانوں کو توجہ دلائی۔ بعد از دعا جلسہ برخواست ہوا۔ عبدالحق ناصر

سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ منٹگمری

اوکاڑہ

مؤرخہ ۲۹/۱۰/۵۵ بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ اوکاڑہ نے سیرۃ النبیؐ کا جلسہ کیا۔

مکرم چوہدری غلام قادر صاحب صدر مجلس نے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کی کریم احمد طالبعلم جماعت ششم نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بچپن کے حالات سنائے

مکرم ظفر الاسلام صاحب انسپکٹر بیت المال نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضور سرور دو عالم نے اپنے اخلاق حسنہ سے ایک ایسا انقلاب برپا کیا کہ صدیوں کی گمراہ قوم کو چند سالوں میں توحید کا پرستار بنا دیا۔

مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ میں سے مہمان نوازی اور مصیبت زدہ لوگوں کی حقوق پروری اور دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک کے چند واقعات بیان کئے۔

سید عزیز احمد صاحب شاہد مبلغ سلسلہ نے "نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نسل انسانی کے لئے محسن کامل ہیں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

آخر میں صاحب صدر نے مختصر تقریر فرمائی اور دعا کر کے یہ جلسہ برخواست ہوا۔

شیخ عبدالحلیم

سیکرٹری تبلیغ اوکاڑہ شہر

لائل پور

۲۹ اکتوبر کو جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت شیخ محمد احمد صاحب امیر جماعت لائلپور منعقد ہوا۔ قریشی رحمت اللہ صاحب۔ شیخ محمد اکرم صاحب۔ مظفر احمد صاحب ظفر۔ شیخ عبداللطیف صاحب۔ عبدالحمید صاحب اور خاکسار نے آنحضرتؐ کی سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔

بعد ازاں امیر صاحب نے "حضور علیہ السلام کی قوت قدسیہ کا بے نظیر اثر" کے موضوع پر روشنی ڈالی اور جلسہ دعا پر برخواست ہوا۔

عبدالمنان شاہد از لائلپور

جڑانوالہ

جماعت احمدیہ جڑانوالہ کا جلسہ سیرۃ النبیؐ صلے اللہ علیہ وسلم مؤرخہ ۲۹ اکتوبر کو منعقد ہوا ڈاکٹر محمد انور صاحب صدر تھے۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب۔ مولوی برکت علی صاحب لائق۔ بشیر احمد صاحب خاکسار اور صاحب صدر نے سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے اور دعائیں کرتے ہوئے جلسہ برخواست کیا گیا۔ (بدرالدین)

چنیوٹ

مؤرخہ ۲۹ اکتوبر کو بعد از نماز مغرب زیر صدارت مرزا محمد شریف بیگ صاحب امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ اوّل جناب امیر صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ ماسٹر سعد اللہ خانصاحب اور چوہدری جمال دین صاحب اور ماسٹر محمد علی صاحب اشرف نے سیرت حضرت نبی کریم پر تقاریر کیں۔ آخر میں جلسہ بعد دعا ختم ہوا۔

حسن محمد سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ چنیوٹ

ہڈیارہ

جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم جماعت احمدیہ ہڈیارہ کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ خاکسار نے جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ مولوی محمد جمیل صاحب مولوی فاضل نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے سلوک" کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب سندھو نمبردار ہڈیارہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مختصر سوانحعمری بیان کی اور تمام حاضرین جلسہ کی خدمت میں التجا کی کہ ہمیں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو مشعل راہ بنانا چاہیئے۔ مکرم صدر میاں عبدالحکیم حمید احمد صاحب نے بھی احباب کے سامنے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فداہ امی وابی کی صفت کریمی پر روشنی ڈالی اور احباب سے درخواست کی کہ کثرت سے حضورؐ پر درود بھیجا جائے۔

خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے اہم پہلوؤں کی وضاحت کی۔ جمال الدین گل عفی عنہ

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہڈیارہ ضلع لاہور

موہلکی

مؤرخہ ۲۹ اکتوبر بعد نماز عشاء سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ خاکسار نے جلسہ کا مقصد واضح کیا۔ شان نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی بہت سے عیسائی صاحبان بھی جلسہ میں شامل ہوئے

سردار خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موہلکی

چونڈہ ضلع سیالکوٹ

جماعت احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ کا جلسہ مؤرخہ ۲۹ اکتوبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ مولوی محمود احمد صاحب مبلغ حلقہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ طیبہ بیان کیا۔ مولوی عبدالکریم خانصاحب کاٹھ گڑھی مبلغ ضلع نے آنحضرتؐ کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں صاحب صدر مولوی محمد سعید صاحب نے تقریر فرمائی۔ مستری محمد شفیع سیکرٹری

نصرت آباد سندھ

جماعت احمدیہ نصرت آباد اسٹیٹ سندھ کا جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ مکرم سید محسن شاہ صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی چونکہ نواب محمد عبداللہ خاں صاحب آف مالیرکوٹلہ حال مقیم نصرت آباد اسٹیٹ طبیعت کی کمزوری کی بناء پر جلسہ میں شمولیت نہ فرما سکتے ہیں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے متعلق آپ کا رقم فرمودہ ایک مقالہ خاکسار نے احباب جماعت کے سامنے پڑھا خاکسار نے آنحضرتؐ کی بعثت سے قبل دنیا کی حالت زار بیان کرتے ہوئے آنحضورؐ کی پیدائش سے لے کر نور نبوت کے اکتساب تک کے زمانہ کے مفصل واقعات اور حضورؐ کی حیات مقدسہ پر مفصل روشنی ڈالی۔ نبوت سے وفات تک کا زمانہ کے چیدہ چیدہ واقعات مکرم محمد قاسم صاحب بنگالی نے بیان کئے۔

سید سجاد احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ نصرت آباد

موضع شہزادہ ضلع سیالکوٹ

مؤرخہ ۲۸ اکتوبر بروز جمعہ موضع شہزادہ ضلع سیالکوٹ میں سیرۃ النبیؐ کا جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی عبدالکریم صاحب کاٹھ گڑھی مبلغ ضلع نے حضرت نبی اکرمؐ کے اخلاق فاضلہ پر تقریر فرمائی۔

محمود احمد مبلغ حلقہ

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب دو ماہ سے کم عرصہ رہ گیا ہے لہذا تمام احباب سے گذارش ہے کہ اپنا چندہ جلسہ سالانہ ان دو مہینوں میں ادا کر دیں عہدہ داروں کو بھی اب اس چندہ کی وصولی کے لئے پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے

(ناظر بیت المال ربوہ)

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کراچی کے انتخابات

مؤرخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء بروز جمعہ احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے انتخابات عمل میں لائے گئے نئے سال (۵۵-۵۶) کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔

چیئرمین:- راجہ نذیر احمد صاحب ظفر (اسلامیہ کالج)

جنرل سیکرٹری:- خواجہ سعید احمد صاحب بٹ (ایس۔ایم۔ لاء کالج)

جوائنٹ سیکرٹری:- جلال محمود صاحب (اسلامیہ کالج)

فائنانشل سیکرٹری:- شیخ نصیر احمد صاحب (ڈی۔جے کالج)

(جوائنٹ سیکرٹری)

اعلان

احباب کو معلوم ہوگا کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مہمانان کے لئے پرالی کا ہونا از بس ضروری ہے تاکہ وہ (چونکہ سردی کے ایام ہوتے ہیں) سردی سے محفوظ رہ سکیں۔ لہذا تمام ان جماعتہائے احمدیہ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ جن کے علاقوں میں فصل چاول کاشت ہوتی ہے اور پرالی میسر آ سکتی ہے وہ پرالی بطور عطیہ زیادہ سے زیادہ دے کر ممنون فرمائیں۔

تفاصیل کے لئے افسر جلسہ سالانہ کو خطاب کریں (افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

درخواست دعا:- خاکسار ایک پھوڑے اور بخار کی وجہ سے بیمار ہے نیز میری اہلیہ بھی بیمار ہے احباب ہم دونوں کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ (مرزا نذیر علی کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

مغربی پاکستان ——— نیا صوبہ

مغربی پاکستان جو برصغیر ہندوستان میں سے تشکیل ہوا۔ ایک وسیع سرزمین ہے۔ جس کا رقبہ ۳۱۰۲۳۶ مربع میل ہے اور جو سارے پاکستان کے رقبہ کا تقریباً ۸۴ فیصد حصہ ہے۔ سال ۱۹۵۱ء کی مردم شماری کے مطابق اس کی آبادی ۳۳۰۹۰۹۱۷۱۸ سے کچھ زیادہ ہے۔ یعنی فی مربع میل عورتوں کی آبادی ۱۴۰۷۰۳۰۷۱۸ مردوں کے مقابلے میں کم ہے۔

مغربی پاکستان کی آب و ہوا اس قسم کی ہے یعنی گرمیوں میں گرمی اور سردیوں میں سخت سردی۔ آپ جتنا شمال کی طرف جائیں۔ درجۂ حرارت میں اسی قدر تفاوت ہوتا جاتا ہے۔ اس علاقے کے شمال مغرب کی طرف پہاڑ ہیں۔ ان پہاڑوں کے ساتھ قراقرم کی وادیاں ہیں۔ جو سخت چٹانوں کی بنی ہوئی ہیں۔ ان وادیوں میں وسیع میدان واقع ہے۔ جسے دریائے سندھ اور اس کے پانچ معاون سیراب کرتے ہیں۔

اہم اعداد و شمار

کل رقبہ: - ۳۱۰۲۳۶ مربع میل
کاشت رقبہ: - ۲۰۰۰۰۰ ، ۲۸ مربع میل
آبادی: - ۳۳۰۹۰۹۱۷۱۸ افراد
عورتیں: - ۱۴۰۷۰۳۰۷۱۸ عدد

دریائے سندھ مغربی پاکستان کے حق میں رگ جاں کا حکم رکھتا ہے۔ اس کا پانی ساری خشک سطح کو سیراب کرتا ہے جس سے گندم، چاول، دالیں، روئی، تمباکو اور گنے کی پیداوار ہوتی ہے۔ وحدت مغربی پاکستان کی غریب اور غیر ترقی یافتہ آبادی کا ۸۰ فی صد حصہ زراعت کے کام میں لگا ہوا ہے۔ جو اس علاقے کی بنیادی صنعت ہے۔ آبپاشی زیادہ تر نہروں کے ذریعے ہوتی ہے۔ نہروں کا یہ سلسلہ جو سکھر بیراج، کوٹری بیراج، جناح بیراج، رسول، ہنائی، سلیمانکی، بلوکی اور اسلام پور کے ہیڈورکس پر مشتمل ہے۔ ۲ کروڑ بیس لاکھ ایکڑ رقبہ زمین کو سیراب کرتا ہے اور اس علاقے کی سیرابی کا موجب بنتا ہے۔

مہاجرین کی آمد

مغربی پاکستان کے ۲۰۰۰۰۰ ، ۲۸ ایکڑ زمین میں زراعت ہوتی ہے۔ جس میں کل ۰۰۰ ، ۴۰۰ ، ۶ آدمی کام کرتے ہیں۔ یعنی فی ایکڑ ۴.۵ آدمی۔

گزشتہ پندرہ سال کے عرصہ میں مغربی پاکستان کی آبادی ۲۰ فی صد سے زیادہ بڑھ گئی۔ اتنے مختصر سے عرصہ میں آبادی کے اتنے زیادہ اضافہ کی ایک وجہ مہاجرین کی آمد ہے۔ جو تقسیم کے بعد مغربی پاکستان میں کم و بیش ۸۰ لاکھ کی تعداد میں آئے ابھی تک پانچ لاکھ مہاجرین کی ایسی تعداد موجود ہے۔ جنہیں مستقل طور پر آباد کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ مہاجرین جو ہندوستان سے مغربی پاکستان میں آباد ہوئے ان کا ایک بڑا حصہ زراعتی زمینوں میں آباد ہوا۔ اس طرح وہ لوگ غلہ اور دوسری فصلوں کے بڑھانے میں مدد دے رہے ہیں۔

اہم فصلیں

مغربی پاکستان کی اہم فصلیں یہ ہیں گندم، جوار، باجرہ، مکئی، جو، چنے، گنا، روئی، تمباکو، السی اور تیل کے بیج وغیرہ گندم سب سے زیادہ مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔

ہر سال ایک کروڑ ایکڑ میں گندم بوئی جاتی ہے۔ جس سے ۲۰ لاکھ ٹن سے ۴۰ لاکھ ٹن تک گندم پیدا ہوتی ہے۔ اچھی فصل میں یہ علاقہ گندم کے معاملہ میں خودکفیل ہوتا ہے اس علاقے کے باشندوں کی خوراک گندم ہے اس فصل پر ہر سال ۲۵ لاکھ سے زیادہ مزدور لگائے جاتے ہیں۔ چاول اور دالیں جو اس علاقے میں پیدا ہوتی ہیں۔ لوگوں کی اضافی خوراک ہے چاول کی ایک کافی مقدار مشرقی پاکستان اور سمندر پار برآمد کی جاتی ہے۔ مغربی پاکستان میں ہر سال تقریباً ۳۰ لاکھ ایکڑ زمین میں روئی بوئی جاتی ہے جس سے ۱۵ لاکھ سے زائد گانٹھیں حاصل ہوتی ہیں۔ آجکل اسکے نصف سے زیادہ مقدار برآمد کی جاتی ہے۔

نقل و حمل

مغربی پاکستان میں سڑکوں اور ریلوں کا ایک جال بچھا ہوا ہے۔ اس میں کل ۳۲۰۷۹۹ میل ہر قسم کی سڑکیں موجود ہیں جن میں ڈسٹرکٹ بورڈ اور کمپنی کی سڑکیں شامل نہیں۔ یہ سڑکیں تقریباً ہر بڑے گاؤں اور قصبے کو باہم ملاتی ہیں۔ ٹی روڈ ٹرانسپورٹ سروس کے پاس اس وقت ۷۷۰ سے زیادہ بسیں ہیں جو ہر سال ۲ کروڑ چالیس لاکھ میل کا فاصلہ طے کرتی ہیں۔ سڑکوں کے ذریعے یہ آمد و رفت مغربی پاکستان میں اقتصادیات میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کے ذریعے مسافروں اور اسباب کے لئے ایک آسان ذریعہ آمد و رفت مہیا ہوتا ہے۔ خصوصاً ایسے علاقے میں جہاں ریلوں کا بنانا اقتصادی لحاظ سے مناسب نہیں۔ سڑکوں کی ترقی کا کام بدستور جاری ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ آئندہ چند سالوں میں تقریباً ہر گاؤں ایک دوسرے کے ساتھ ملحق ہو جائیگا۔

مغربی پاکستان میں نارتھ ویسٹرن ریلوے موجود ہے جو ۵۰۹ ، ۵۰۳۶۲ میل لمبی ہے۔ ان میں ۵۸ ، ۱۵۶۱ میل چوڑی پٹڑی کی اور ۷۷ ، ۸۴ میل چھوٹی پٹڑی کی۔ اس لائن پر آٹھ سو سے زیادہ اسٹیشن ہیں اور مسافروں کی دیکھ بھال کے لئے ایک لاکھ سے زیادہ ملازم متعین ہیں۔ جو مسافروں اور اسباب کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کے انتظامات کرتے ہیں۔ نارتھ ویسٹرن سفر کے ان ذرائع میں ترقی کے دور بھی منصوبے بنا رہی ہے۔ بعض جگہ کا سروے اور بعض مقامات پر ریلوے لائن کی تشکیل ہو رہی ہے جلد ہی تمام قصبات اور گاؤں ایک دوسرے کے ساتھ ملحق ہو جائیں گے۔

اس علاقے میں اب ہوائی ذریعہ نقل و حمل بھی نمودار ہو رہا ہے۔ لاہور، کراچی، پشاور، راولپنڈی، لاہور، ملتان اور کراچی میں اس کی سروسیں جاری ہیں۔ یہ سروسیں "پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز" کی ہیں۔ لاہور میں ایک فلائنگ کلب ہے جس میں نوجوانوں کو پائلٹ کی تعلیم دی جاتی ہے۔

نیم صنعتی معیشت

آج یہ بات بلاخوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ مغربی پاکستان ایک نیم صنعتی علاقہ بنتا جا رہا ہے اس سلسلے میں سب سے اہم صنعت ٹیکسٹائل کی ہے۔ اس وقت مغربی پاکستان میں ۱۰ لاکھ سے زیادہ تکلے ہیں اور کھڈیوں کی تعداد ۱۳ ہزار سے زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ بنوں، سرگودھا، منگل اور سکھر میں اون اور ریشم کی فیکٹریاں کھلی ہیں۔ اور حیدرآباد سندھ، داؤد خیل میں کئی ایک اور بھی بن رہی ہیں۔ پاکستان کی سب سے بڑی گنے کی فیکٹری مردان میں موجود ہے اور چھوٹی چھوٹی لیہ، جوہر آباد اور تخت بائی میں ہیں۔ اس کے علاوہ وہ رقبے جو غلام محمد بیراج کے ذریعے سیراب ہوتے ہیں ان میں مزید فیکٹریاں بنانے کا منصوبہ زیر غور ہے۔ داؤد خیل میں کھاد بنانے کی ایک وسیع فیکٹری قریب تکمیل ہے جس میں پچاس ہزار ٹن سالانہ کھاد پیدا ہونے کی گنجائش ہے۔ مغربی پاکستان میں لوہے اور فولاد کی ملیں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ دو تجارتی انجنوں کے کارخانے اور ادویات بنانے کی فیکٹریاں بھی بن رہی ہیں۔

قدرتی گیس

سوئی کے مقام پر قدرتی گیس کی دریافت نے مغربی پاکستان کو ایک نیا ذریعہ عطا کیا ہے یہ گیس جو سوئی گیس کہلاتی ہے کراچی کے کارخانوں کو مہیا ہو گئی ہے۔ اور وہ جلد ہی مغربی پاکستان کو مہیا ہونی شروع ہو جائیگی۔ صنعتی کاموں میں اس کے استعمال کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ اور وہ جلد ہی پایہ تکمیل کو پہنچ جائیں گے۔ مغربی پاکستان میں پیٹرول، سوئی گیس، کوئلہ، لوہا، جپسم، چونے کا پتھر، نائٹریٹ وغیرہ کے وسیع ذخائر موجود ہیں۔ مغربی پاکستان کے متعدد مقامات بالخصوص جہلم اور راولپنڈی میں پیٹرول دریافت ہوا ہے اور سوئی اور اوچ کے مقام پر قدرتی گیس دریافت ہوئی ہے۔ مزید تیل کے لئے دریافت جاری ہے۔ ژوب کی وادی کی متصلہ پہاڑیوں میں کرومائیٹ بھی پایا جاتا ہے۔ قلات اور وزیرستان کے علاقوں میں کوئلہ کوئٹہ کے علاقہ "بسر" مکرہ وال۔ راولپنڈی اور قلات میں پایا جاتا ہے تقریباً چھ ہزار ٹن کوئلہ سالانہ نکلتا ہے جو صنعتی کاموں میں صرف ہوتا ہے۔ بعض علاقوں میں "ریڈیو ایکٹو" کے خام مسالہ کی تلاش کی جا رہی ہے خیال ہے کہ شمالی علاقہ میں پایا جاتا ہے جہاں سے مہیا کیا جائے گا۔

(ترجمہ لطیف فاروقی منقول از ملت)

درخواست دعا

میرے بچے اور اہلیہ کافی عرصہ سے بیمار رہیں احباب احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین
محمد بشیر کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ

تحصیل نارووال کے سیلاب زدہ علاقے میں جماعت احمدیہ کی شاندار امدادی سرگرمیاں

سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ایک دن میں ستر من گندم فراہم کی گئی

آٹھ دیہی بستیوں میں ۵ سیر فی کس کے حساب سے دس یوم کے راشن کی تقسیم

ضلع سیالکوٹ کے دوسرے علاقوں کے علاوہ احمدیہ ریلیف کمیٹی نے تحصیل نارووال کے سیلاب زدہ دیہات میں بھی ریلیف کا کام نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا ہے۔ طبی امداد، گرم کپڑوں کی تقسیم کے علاوہ وہاں کے احمدی احباب نے کم سے کم وقت میں ۷۰ من گندم فراہم کر کے قربانی، ایثار اور خدمت خلق کی ایک نہایت اعلیٰ مثال قائم کر دکھائی۔ یہ فراہم شدہ گندم ۵ سیر فی کس کے حساب سے آٹھ دیہی بستیوں کے مصیبت زدگان میں ایک خاص نظام کے تحت تقسیم کی گئی۔ علاوہ ازیں وہاں کے احمدی احباب نے موضع کھلی ملیاں کے لوگوں کی درخواست پر وہاں کی ایک مسجد دوبارہ تعمیر کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے یہ مسجد سیلاب کی نذر ہو گئی تھی۔ اس علاقے میں ریلیف کا کام مکرم بابو قاسم دین صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی براہ راست نگرانی میں سرانجام دیا گیا۔ احمدیہ ریلیف کمیٹی کی طرف سے اس علاقے میں امدادی مساعی کی جو مفصل رپورٹ موصول ہوئی ہے وہ درج ذیل ہے۔

حالیہ سیلاب کی وجہ سے بدو ملہی اور اس کا ارد گرد کا علاقہ خطرناک طور پر تباہ و برباد ہوا۔ اس علاقہ میں گدیاں کو ریلیف سنٹر مقرر کیا گیا تھا۔ مورخہ ۱۷ اکتوبر کو مکرم ڈاکٹر محمد احسان صاحب ترک اور دو خدام کو مصیبت زدگان کی طبی امداد کے لئے روانہ کیا گیا۔ ان کے ہمراہ چودھری بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کھیوا باجوہ بھی تھے۔ انہوں نے گاؤں بگاؤں دورہ کر کے مندرجہ ذیل گاؤں کے مریضوں میں دوائی تقسیم کی۔

نام گاؤں	تعداد مریضاں جن میں دوائی تقسیم ہوئی
(۱) پوہلہ مہاراں وغیرہ	۱۵۰
(۲) گدیاں اور اس کے ملحقہ گاؤں	۲۰۰
(۳) خانانوالی۔ میانوالی	۱۷۵

مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف چار دن کے قیام کے بعد واپس تشریف لے آئے۔ ان کی جگہ پر صوفی محمد عبد اللہ صاحب، مستری محمد صادق صاحب، مستری اللہ دتہ صاحب، حکیم سید عبد الغفور صاحب اور قریشی محمد ابراہیم صاحب کو مورخہ ۱۸ اکتوبر بدو ملہی ریلیف سنٹر گدیاں روانہ کیا گیا۔ ان کے ہمراہ ۵۰۰ مریضوں کے لئے دوائی تھی جو شفاخانہ خدمت خلق ربوہ کی طرف سے موصول ہوئی تھی۔ انہوں نے دورہ کر کے سینکڑوں مصیبت زدگان میں دوائی تقسیم کی۔ اس امر کا جائزہ لینے کے لئے کہ احمدیہ ریلیف کمیٹی اس علاقہ کے لوگوں کی کس کس رنگ میں امداد کر سکتی ہے۔ مکرم جناب بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعتہائے ضلع سیالکوٹ بابو محمد حیات صاحب کو ہمراہ لے کر بروز جمعرات مورخہ ۲۰ اکتوبر کو چودھری غلام محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ پوہلہ کے پاس پہنچے۔ مورخہ ۲۱ اکتوبر بروز جمعہ پہلے چودھری [illegible] صاحب امیر جماعت احمدیہ ... کا۔ چودھری غلام محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ پوہلہ۔ چودھری عنایت اللہ صاحب قائد خدام الاحمدیہ چندر کے۔ حاجی خدا بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میانوالی۔ ماسٹر محمد شریف صاحب سیکرٹری مال میانوالی۔ حاجی اللہ بخش صاحب سیکرٹری مال پوہلہ اور چودھری عبداللہ خان صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ قلعہ صوبہ سنگھ گدیاں کے احمدیہ ریلیف سنٹر میں تشریف لے آئے۔ وہاں پر جماعت احمدیہ گدیاں کے عہدہ داران چودھری فیض احمد صاحب پڈا۔ اور چودھری محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری مال کو بلا کر ایک اجلاس کیا گیا تاکہ ریلیف کے انتظامات پر غور کیا جا سکے۔ اجلاس میں قرار پایا کہ مندرجہ ذیل گاؤں میں راشن۔ گرم کپڑے اور طبی امداد بہم پہنچائی جائے

(۱) رسول پور ناکیاں مشمولہ کانی جعفر آباد (۲) کھلی ملیاں (۳) پگالا (۴) کانی (۵) گدیاں (۶) اشمسا (۷) کوٹ پڈا (۸) پھیلو۔

اور فی کس ۵ سیر گندم ۱۰ یوم کے لئے دی جائے۔ نیز یہ کہ فی الفور ۶۰ من گندم اور لحاف۔ کھیس وغیرہ جمع کرنے کا انتظام کیا جائے۔ گندم کی فراہمی کا کام مندرجہ ذیل جماعتوں نے اپنے ذمہ لیا۔

(۱)	جماعت احمدیہ پوہلہ مہاراں	۱۸ من گندم
(۲)	″ ″ میانوالی	۹ ″ ″
(۳)	جماعت احمدیہ میانوالی	۲۰ من گندم
(۴)	″ گدیاں	۹ ″ ″
	میزان	۵۶ من

بقایا ۱۴ من گندم امیر صاحب ضلع سے خرید کر دینے کا وعدہ کیا۔ اور کپڑوں کی فراہمی کا کام چودھری عبداللہ خاں صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ قلعہ صوبا سنگھ کے ذمہ لگایا گیا۔ اور چودھری فیض احمد صاحب پڈا۔ صوفی محمد عبد اللہ صاحب۔ محمد صادق صاحب کو اس امر پر تعینات کیا گیا۔ کہ وہ ہفتہ کی شام تک مندرجہ بالا گاؤں میں خود جا کر ان احباب کی فہرست تیار کریں۔ جو کہ امداد کے مستحق ہیں۔ امراء صاحبان اور پریذیڈنٹ صاحبان کو ہدایت کی گئی۔ کہ فراہم شدہ گندم ہفتہ کی شام یا اتوار کی صبح تک گدیاں پہنچ جائے۔ تاکہ تقسیم کا کام اتوار کی صبح سے شروع کیا جا سکے۔ دوائی ختم ہو چکی ہوئی تھی۔ چنانچہ دو ممبران وفد کو سیالکوٹ سے دوائی لانے کے لئے روانہ کیا گیا۔ جو کہ ہفتہ کی شام کو سیالکوٹ سے دوائی لے کر پہنچ گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور احباب کی کوششوں سے بجائے ۶۰ من کے ۷۰ من گندم گدیاں ریلیف سنٹر میں اتوار کی صبح تک پہنچ گئی۔ چودھری عبداللہ خاں صاحب ملو کھنڈیار کی جماعت سے ۶ من کے قریب گندم اور ۴۱ کے قریب لحاف کھیس اور دیگر کپڑے نزا... کی جماعت میں سے چودھری غلام احمد صاحب نمبردار اور حاجی اللہ بخش صاحب اور چودھری غلام اللہ صاحب نے بجائے ۱۸ من کے ۲۵ من گندم بڑی محنت اور کوشش سے فراہم کی۔ ڈاکٹر عبد الغنی صاحب ساکن کلاس والہ نے اپنے صاحبزادہ عزیز عبد الشکور صاحب کو وفد متعینہ کی امداد کے لئے بھیج دیا۔ اور خلیفہ سراج الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کلاس والہ سے ۵۴ عدد گرم اور سرد کپڑے لیکر گدیاں پہنچ گئے۔

بروز اتوار مورخہ ۲۳ اکتوبر کی صبح سے زیر نگرانی امیر ضلع صاحب۔ صوفی محمد عبد اللہ صاحب چودھری فیض احمد صاحب پڈا نے بڑی مستعدی سے حسب فیصلہ ۵ سیر فی کس کے حساب سے تیار شدہ فہرست کے مطابق گندم کی تقسیم کا کام شروع کیا۔ اور ساتھ ساتھ مستحق لوگوں کو گرم لحاف اور پارچات بھی تقسیم کئے گئے۔ چنانچہ مجوزہ حساب کے مطابق بعض کنبوں کو دو من اور ۱½ من کے قریب راشن تقسیم کیا گیا۔

اس دوران میں موضع کھلی ملیاں سے چودھری محمد الدین صاحب۔ چودھری حاجی حسین صاحب اور چودھری عبد اللہ صاحب وغیرہ تشریف لے آئے انہوں نے بیان کیا۔ کہ ہماری مسجد بھی شہید ہو گئی ہے۔ اور ہم میں اس کو تعمیر کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ آپ مہربانی کر کے ہماری مسجد کو تعمیر کر دیویں۔ چنانچہ امیر صاحب ضلع نے ان کی درخواست کو منظور کر لیا۔ اور مسجد کو تعمیر کرنے کی اجازت دے دی۔ اس کی تعمیر پر خرچ کا اندازہ لگایا گیا۔

۱۵ بوری سیمنٹ دینے کا وعدہ ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کے صاحبزادہ نے کیا۔ اس کے علاوہ چار دن کے لئے ۲ معمار بھی مہیا کرنے کی امید دلائی۔ لکڑی کا خرچ جماعت احمدیہ پوہلہ اور میانوالی نے برداشت کرنے کا وعدہ کیا۔ اور امیر صاحب ضلع نے ۲ معمار شہر سیالکوٹ سے روانہ کرنے کا وعدہ کیا۔ اہالیان دیہہ نے مزدور دینے کا ذمہ لیا۔ یہ تعمیر کا کام انشاء اللہ بہت جلد شروع کیا جاویگا۔

اس علاقہ میں ۵ دن قیام کے بعد مکرم امیر صاحب ضلع مورخہ ۲۴ اکتوبر کی شام کو واپس سیالکوٹ تشریف لائے۔ اور صوفی محمد عبد اللہ صاحب اور حکیم سید عبد الغفور صاحب اور دیگر ممبران وفد وہاں گدیاں میں ٹھہرے رہے۔ تاکہ ریلیف کے کام کی نگرانی کر سکیں۔